سوال

(148) نماز میں سستی کرنے والے کو اللہ تعالی پندرہ سزائیں دیتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمیں ایک خط موصول ہوا ہے جس میں ایک طبع شدہ ورقہ بھی ہے جسے لوگوں میں تقسیم کیا جارہا ہے اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کرکے یہ حدیث بھی لکھی ہوئی ہے کہ جو شخص نماز میں سستی کرے تو اللہ تعالی اسے پندرہ سزائیں دے گا۔۔۔۔۔''الخ۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ ایک جھوٹی حدیث ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ یہ قطعا صحیح نہیں جیسا کہ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''میزان'' میں اور حافظ ابن حجر

رحمۃ اللہ علیہ نے ''لسان المیزان'' میں بیان فرمایا ہے، لہذا جس شخص کو یہ ورقہ ملے اسے چاہیے کہ اسے جلادے اور جسے تقسیم کرتے ہوئے دیکھے اسے سمجھادے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے دفاع کیا جاسکے اور آپؐ کی سنت کو کذاب لوگوں کے کذب سے محفوظ کرلیا جائے۔ نماز کی عظمت وشان، اس میں سستی وغفلت سے بچنے کی تلقین اور سستی وغفلت کا مظاہرہ کرنے والے کی وعید کے بارے میں جو کچھ قرآن عظیم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت صحیحہ میں موجود ہے وہ کاذبوں کے کذب سے بے نیاز کردینے والا ہے۔ مثلا ارشاد باری تعالی ہے:

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ (البقرة ٢/٢٣٨)

''(مسلمانو!) سب نمازیں خصوصا درمیانی نماز (یعنی نماز عصر) پورے التزام کے ساتھ ادا کرتے رہو اور اللہ تعالی کے سامنے ادب سے کھڑے رہا کرو۔''

نیز فرمایا:

فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ ۖ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا (مريم ١٩/٥٩)

''پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کردیا اور خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے، سو عنقریب ان کو گمراہی (کی سزا) ملے گی۔''

نیز فرمایا:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ٤ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ (الماعون ۴/۱۰۷-۵)

''تو ایسے نمازیوں کے لئے (جہنم کی وادی ویل یا) خرابی ہے جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔''

اس مضمون کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''وہ عہد جو ہمارے اور ان کے مابین ہے، نماز ہے، جو اسے ترک کر دے وہ کافر ہے۔'' (احمد، اہل سنن باسناد صحیح) نیز آپؐ نے فرمایا ہے کہ ''آدمی اور کفر و شرک کے درمیان فرق، ترک نماز سے ہے۔'' (صحیح مسلم)

نبی ﷺ نے ایک دن حضرات صحابہ کرام کے لئے رضی اللہ عنہم کے پاس نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ''جس نے نماز کی حفاظت کی تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور، برہان اور ذریعہ نجات بن جائے گی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی تو روز قیامت اس کے پاس نہ نور، نہ برہان اور نہ ذریعہ نجات ہوگا بلکہ قیامت کے دن اسے فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔''

بعض علماء نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ نماز ضائع کرنے والے کو روز قیامت ان کافروں کے ساتھ اس لئے اٹھایا جائے گا کہ اگر اس نے حکمرانی کی وجہ سے نماز کو ضائع کیا ہے تو وہ فرعون کے مشابہ ہے لہذا اسی کے ساتھ اسے روز قیامت جہنم رسید کیا جائے گا، اگر کسی نے اسے وزارت یا دیگر اہم منصبوں پر فائز ہونے کی وجہ سے ضائع کیا ہے تو فرعون، کے وزیر ہامان کے ساتھ اس کی مشابہت ہے لہذا قیامت کے دن اسی کے ساتھ اسے جہنم رسید کیا جائے گا، اگر مال و دولت کی فروانی اور خواہشات نفسانی نماز کے ضائع کرنے کا سبب ہے تو اس کا یہ عمل اس قارون جیسا ہے جسے اللہ تعالی نے اس کے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا تھا کہ مال و دولت کی فروانی اور خواہشات نفسانی کی وجہ سے اس نے تکبر کی روش اختیار کی اور حق کی اتباع نہ کی۔ لہذا ایسے شخص کا قیامت کے دن جہنم جاتے وقت قارون کے ساتھ حشر ہوگا اور اگر اس نے نماز کو تجارت اور دیگر امور و معاملات کی وجہ سے ضائع کیا تو اس کا یہ عمل مکہ کے تاجروں کے کافر سردار ابی بن خلف سے مشابہت رکھتا ہے، لہذا روز قیامت اسے ابی بن خلف کی رفاقت میں واصل جہنم کیا جائے گا۔ ہم اللہ تعالی سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں عافیت عطا فرمائے اور ان اور ان جیسے دیگر کافروں کے حالات سے بچائے۔

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 253

محدث فتویٰ